پروفیسر عبدالحمید صدیقی مرحوم

۱۸ اپریل ۱۹۷۸ء کو وہ سانحہ پیش آیا جو پاکستان کے تمام اہلِ علم و اہلِ دین کے لیے، جماعت اسلامی کے رفقاء اور ہمدردوں کے لیے، قارئین ترجمان القرآن کے لیے اور ذاتی طور پر خود میرے لیے ایک صدمۂ عظیم تھا۔ اُس روز اس مجسمۂ خیر انسان نے وفات پائی جو ایک سچے مسلمان کی زندگی کا نمونہ تھی۔ اس روز اُس خادمِ دین نے وفات پائی جس نے اپنی زندگی کے پورے ۳۵ سال اسلام کی خدمت میں بسر کر دیے۔ اس روز وہ شخص دُنیا سے اُٹھ گیا جو دین و دُنیا کے علوم کا جامع تھا اور جس کے قلم سے اُردو اور انگریزی میں وہ تحریریں نکلیں جو ان شاء اللہ رہتی دُنیا تک طالبینِ حق کو نفع پہنچاتی رہیں گی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

میرے لیے مرحوم دست و بازو کا حکم رکھتے تھے ۱۹۵۶ء کے آخری زمانے سے لے کر اپنے آخری مرض تک وہی ترجمان کے اشارات لکھتے رہے۔ انہوں نے اِس حد تک مجھے اس رسالے کے بارے سے سبکدوش کر دیا کہ میں اپنی خرابیٔ صحت کے طویل دَور میں تفہیم القرآن کو مکمل کر سکا ورنہ بیک وقت دونوں کاموں کا بار اُٹھانا میرے لیے مشکل تھا۔ اس طرح میں نے جو کچھ بھی تھوڑی بہت دین کی خدمت کی ہے اس کے اجر میں بھی وہ میرے ساتھ شریک ہیں اور اپنی دینی خدمات کا اجر تو وہ پورا پورا خود ہی پائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اُن کو اپنے صالح بندوں میں شامل کرے اور انہیں آخرت میں وہ اجر عطا فرمائے جو اُس نے متقین اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے مہیا کر رکھا ہے۔

ابوالاعلیٰ